بسوخت عقل زحیرت ایں چہ بوالعجبی است !

ایل او سی کے آر پار

پچھلے دنوں دارالحکومت اسلام آباد میں پاکستان وبھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کے مابین مذاکرات میں کشمیر وسیاچن سمیت تمام تصفیہ طلب امور پر تبادلہ خیال ہوا اور کرگل وسکردو کے مابین بس سروس کی منظوری دی گئی۔ اس پر ریڈیو کشمیر کے مطابق کرگل کی تمام تجارتی اور سماجی انجمنوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کرگل کے ایک مشہور تاجر نے ریڈیو کشمیر سے کہا کہ اس سے نہ صرف دونوں اطراف کے بچھڑے ہوئے لوگوں کو آپس میں مل بیٹھنے کا موقع ملے گا، بلکہ تجارتی سرگرمیوں کو بھی فروغ ملے گا۔ کرگل نصف صدی قبل بلتستان وگلگت کے لئے تجارتی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ حتی کہ یارقند تک سے لوگ وہاں جایا کرتے تھے۔ بس سروس کی اطلاع سے بلتستان میں مقیم چولونکھا، طورتک اور تیاقشی کے مہاجر بھائیوں کو بے پناہ مسرت ہوگی جو عرصہ دراز سے اپنے خویش واقارب سے ملنے کے آرزومند تھے۔

ایم ایم اے میں اہل حدیث

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر کو متحدہ مجلس عمل کے مرکزی نائب صدر اور جناب رانا محمد شفیق خان پسروری کو مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ دونوں حضرات کے علم ودانش اور جرأتِ گفتار کی روشنی میں ان سے گزارش ہے کہ اپنے اسلاف کی روش کے مطابق مثبت سیاست کے فروغ، لادینی نظریات کے استیصال اور پاکستان کو صحیح ''اسلامی وطن'' بنانے کی خاطر اپنی توانائیاں صرف کریں۔

متحدہ اہل سنت ایکشن کمیٹی

13 جنوری 2005ء کو گلگت کے ساتھ سکردو میں بھی واقع ہونے والی منظم دہشت گردی کو 6 ماہ کے اندر عالمی دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ نے خود ہی ''ریاستی دہشت گردی'' کا درجہ عطا کرتے ہوئے ''دفعہ انسدادِ دہشت گردی'' کو ہی دہشت گردوں کے ہاتھوں گروی رکھ دیا۔ جس کے نتیجے میں دہشت گردوں کو سرکاری معذرت کے ساتھ رہائی ملی، مقامی سطح پر ''غازی'' کا خطاب ملا اور حکومت کے حفاظتی اقدامات کی آس لگائے رکھنے والے مظلوموں کے مالی نقصانات کے معاوضے کو بھی سردخانے میں دھکیل دیا گیا۔ آخر ڈھائی سال بعد حکومت نے معاوضہ ادا کرکے دہشت گردی کی سرپرستی کے مضبوط ترین تصور کو ذرا ''کمزور'' کرنے کی ٹھان لی ہے۔ یاد رہے کہ عدل وانصاف کی لاشوں پر امن ومروت اور ترقی وخوشحالی کی بنیاد قائم کرنے کا تجربہ ہمیشہ سے ناکام رہا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ناردرن ایریاز میں بھی ایسی تجربے کو آزمانے کا سلسلہ بالکل بند کردے۔ اور ملک کے ہر فرد اور ادارے کو تحفظ کا احساس دے۔

وقت زندگی ہے (1)

وقت کی قدر کیجیے

محمد شریف بلغاری

کیا آپ نے اس شخص پر غور کیا ہے، جس کی کمر جھک گئی ہو، اور اس کے بال سفید ہو چکے ہوں، جس کی چال بھاری اور اس کی قوت کمزور پڑ چکی ہو، جس کی ابرو لٹک چکی ہو، اس کے دانت بکھر چکے ہوں، مشکل سے کھڑا ہوتا ہو اور مشکل سے ہی بیٹھ سکتا ہو، اور مشکل سے سوتا ہو، صعوبت کے ساتھ نماز پڑھتا ہو، اور مشکل سے روزہ رکھتا ہو اور مشکل سے کھاتا پیتا ہو اور بڑی دقت کے ساتھ قضائے حاجت کرتا ہو؟!!

کبھی آپ نے اس شخص پر غور کیا؟ کیا یہ آپ جیسا جوان نہیں تھا؟! نوجوانوں جیسی زندگی بسر کرتا......ان جیسی چال ڈھال چلتا، ان جیسی دل لگی کرتا اور کھیل کود کرتا......اس شخص نے بھی یہی گمان کیا تھا کہ جوانی کے دن بہت لمبے ہیں، اور نوجوانی کی قوت ہر چیز پر قاہر و غالب ہے...... جوانی کی تازگی و شادابی روز و شب لہلہاتی اور بڑھتی ہی رہے گی۔ اور آج بیچارہ بڑھاپے کے طاری ہونے کے بعد، جوڑ جوڑ کمزور ہونے کے بعد، قسم قسم کی بیماریاں آن گھیرنے کے بعد......اب روتا رہتا ہے۔ جوانی کی عمر کھیل تماشے میں ضائع کرنے پر، گم گشتہ جوانی کی دیوانگی پر آنسو بہاتا رہتا ہے...... جوانی کی تازگی اور خوبصورتی کی جگہ ادھیڑ عمری اور بڑھاپا آنے پر سرد آہیں بھرتا رہتا ہے..... اور اب تمنا کرتا رہتا ہے کہ اگر جوانی لوٹ آئی تو اسے رب تعالیٰ کی اطاعت و رضا جوئی میں صرف کروں گا......لیکن...... کیا فائدہ اس دیر کی پشیمانی کا!! جب صبح کی پو پھوٹتی ہے یہ وقت ابن آدم کو پکار پکار کے کہتی ہے: اے بنی آدم! میں تمہارا نیا دن ہوں، اور تیرے روزانہ کے عمل پر گواہ ہوں، مجھے غنیمت جانو......اس لئے کہ میں قیامت تک تیرے پاس دوبارہ نہیں آؤں گا!!

یہ بوڑھا شخص اب روزانہ پشیمانی وحسرت کی زندگی گزارتا ہے......آخر کیوں؟؟......اس لئے کہ کمزوری اور لاچارگی کی حالت میں صحیح طریقے سے اللہ کی بندگی و پرستش کی طاقت نہیں...... مزے کی نمازیں پڑھنا چاہتا ہے، مگر قدرت نہیں رکھتا...... روزے رکھنا چاہتا ہے، مگر طاقت نہیں رکھتا......حج وعمرہ کرنا چاہتا ہے، مگر گنجائش نہیں رکھتا...... قیامت کی یاد تازہ کرنے کی خاطر قبرستان کی زیارت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا چاہتا ہے، مگر ہمت نہیں رکھتا...... بیماری نے اسے نڈھال کر دیا ہے...... مختلف قسم کی تکلیفوں نے جسم میں بسیرا کر رکھا ہے...... اسی لئے یہ بوڑھا تو اں شخص جوانی پر روتے ہوئے کہتا ہے:

بکیت علی الشباب بدمع عینی   فلم یُغنِ البکاءُ و لا النحیبُ
فیا أسفاً أسفت علی شباب   نعاهُ الشیبُ والرّأسُ الخضیبُ

غَرِيتُ عن الشباب وكنت غصنًا — كما يَعْرَى من الورق القضيبُ
فيا ليت الشبابُ يعود يوماً — فأخبرهُ بما فعل المشيبُ

جوانی پہ رویا میں آنسو بہا کر — نہ ہاتھ آیا کچھ بھی یہ نالہ سنا کر
جدائی پہ غم کی نہ تصویر بنتا — سفیدی پہ رنگیں نہ تحریر کرتا
گئی مرجھا شاخ ہری سی جوانی — حسیں پتے کھو کر گئی شادمانی
پلٹ آتی میری وہ گزری جوانی — بڑھاپے کی سنتی وہ غمگیں کہانی

(ابومحمد)

لمبی امیدوں سے بچو:

میرے جوان بھائی! ممکن ہے کہ آپ یہ جواب دیں: ''میں کیوں اس حد تک کمزور وناتواں ہونے تک انتظار کروں؟! میں تو عمر کی اس حد کے آنے سے پہلے ہی توبہ کرلوں گا۔ چالیس سال یا اس سے تھوڑے عرصے بعد توبہ کروں گا...... اس عمر میں انسان بھرپور قوت اور صحت سے مستفید ہورہا ہوتا ہے۔ یوں میں دونوں کاموں کو سمیٹ لوں گا...... جوانی کی رعنائیاں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت...... اور پھر اللہ تعالیٰ غفورٌ رحیم بھی تو ہے، بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔ اگرچہ یہ توبہ 50، 60، 70 سال کی عمر میں ہی کیوں نہ ہو...... بس موت کا غرغرہ حلق تک نہ پہنچے......

میرے پیارے بھائی! اس خیالی تصور کا بطلان درج ذیل بیان سے واضح ہوسکتا ہے:

میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو کون ضمانت دے گا کہ آپ 30، 40 یا 50 سال کی عمر کو ضرور پہنچیں گے؟ بلکہ کل تک زندہ رہنے کی گارنٹی کون دے گا؟ بلکہ آپ اپنی جگہ سے اٹھ سکیں گے یا نہیں...... کون ضمانت دے گا؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ موت اچانک آجاتی ہے؟ یہ **موت** دیگر لوگوں کی طرح **جوان** پر بھی آجاتی ہے؟ کیا آپ نے جوانوں کو موت آتے ہوئے اور قبروں میں دفن ہوتے ہوئے نہیں دیکھا؟!

کیا یہ لوگ توبہ کرسکے؟ کیا دنیا میں جو مہلت ملی تھی اس سے فائدہ اٹھا سکے؟!...... کیا جو اوقات لہو ولعب اور منکرات میں ضائع کئے تھے ان سے قبر میں فائدہ اٹھا سکے؟...... کیا یہ لوگ اس عمر کو پا سکے جس عمر میں پہنچ کر آپ توبہ کرنا چاہتے ہیں؟......

آپ کیوں اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کی امیدیں لئے ہوئے ہیں؟ حالانکہ آپ کے دنیاوی راستے بھی لحظہ بہ لحظہ، قدم بہ قدم خطرات اور مکروہات میں گھرے ہوئے ہیں......

پھر یہ غفلتیں اور آج کا کام کل پر چھوڑتے ہوئے بدعملی کیوں؟...... حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ موت تو اچانک آجاتی

ہے۔ ۔۔۔اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ہدایت میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وتوبوا إلی اللہ جمیعاً أیها المؤمنون لعلکم تفلحون ۞﴾ (النور: ۳۱) ''اے مسلمانو! سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرلو تاکہ تم نجات پاؤ۔''

امام ابن الجوزیؒ نے فرمایا: جسے موت کے وقت کا پتہ نہ ہو اسے چاہیے کہ ہمیشہ تیار رہے عارضی جوانی اور صحت وطاقت سے دھوکہ نہ کھائے۔ اس لئے کہ میں نے اکثر جوان مرتے دیکھا ہے، بوڑھا ہوکر مرتے کم دیکھا ہے۔ بلکہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچتے ہوئے بھی کم دیکھا ہے۔۔۔۔ اسی لئے ایک شاعر نے کہا ہے:

یُعمَّرُ واحدٌ فیغرُّ قوماً

ویُنسی مَن یموت مِنَ الشبابِ

''**معاشرے میں ایک شخص بڑھاپے کو پہنچ جائے تو لوگوں کو دھوکہ لگ جاتا ہے اور جو جوانی میں مرجاتا ہے اسے بھلا دیا جاتا ہے!**''

شیطانی دھوکے میں سے لمبی امیدیں قائم کرنا بھی ہے، اس سے بڑی آفت کوئی نہیں۔ اگر لمبی لمبی امیدیں قائم نہ کرے تو کوئی بھی سستی اور کاہلی کا شکار نہ ہو۔۔۔۔ معاصی وگناہوں کی طرف پیش قدمی اور توبہ واستغفار سے روگردانی لمبی امیدوں اور دنیاوی لذتوں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔

تؤمل فی الدنیا قلیلا ولا تدری | إذا جنَّ لیلٌ هل تعیش إلی الفجر

فکم مِن صحیحٍ مات بغیر علةٍ | وکم مِن سقیمٍ عاش حینا مِنَ الدهر

''دنیا سے امیدیں کم رکھو اس لیے کہ جب رات ہوتی ہے تو صبح تک زندہ رہنے کی تجھے خبر نہیں، کتنے ہی تندرست آدمی بغیر کسی مرض کے مرگئے ہیں، اور کتنے ہی بیمار لوگ لمبے زمانہ تک زندہ رہے ہیں۔''

کمزور جوانی: اسی طرح اے نوجوان بھائی! اگر آپ بالفرض چالیس سال کو پہنچ تو آپ اس جوانی سے پورا پورا فائدہ اٹھاسکیں گے یا نہیں ۔۔۔۔ آپ کو کچھ علم نہیں، ورنہ یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت مکمل طریقے سے کرسکے گا؟

کیا یہ ممکن نہیں کہ 20، 30، 40 سال کو پہنچنے والوں کو ایسی بیماری لاحق ہو جو اس کے جوڑ جوڑ ہلا دے، اور اسے ہمیشہ کے لئے صاحب فراش کردے۔ خوبصورت بنگلے اور کوٹھی کو جیل خانہ جیسا کردے۔۔۔۔ اور کیا ممکن نہیں کہ اس عمر والا ایسے خوفناک حادثے کا شکار ہوجائے جس کے بعد وہ حرکت تک نہ کرسکے؟!

پس اللہ کے واسطے توبہ کی تجدید کرتے رہیے ممکن ہے کہ اس کی برکت کے طفیل آپ بہت سی آفات سے محفوظ رہیں۔ گناہ ومعاصی سے ہمیشہ بچتے رہیے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا اس کی نظروں سے گرجانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جب کوئی بندہ رب کریم کی نظروں سے گر جاتا ہے تو جس وادی میں مرکھپ جائے، اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں ہوتا۔